ایصال ثواب کی برکتیں

18-April-2019

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نیّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے !** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں بھی جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نیّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

دُرودِ پاک کی فضیلت

نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً

یعنی قِیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہو گا، جو سب سے زیادہ مجھ پر دُرود شریف پڑھتا ہو گا۔ (ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ...الخ، ۲/۲۷، حدیث:۴۸۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ [1]

مَدَنی پھول: بیان میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

☆نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کے لیے جب تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا۔ ☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوااللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ایصالِ ثواب کے لَفْظی مَعْنیٰ ہیں: "**ثواب پہنچانا**" اس کو "**ثواب بخشنا**" بھی کہتے ہیں مگر بُزرگوں کیلئے "**ثواب بخشنا**" کہنا مُناسِب نہیں، "**ثواب نَذر کرنا**" کہنا ادب کے زیادہ قریب ہے۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حُضُورِ اقدس عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم خواہ اور نبی یا ولی کو "**ثواب بخشنا**" کہنا بے ادَبی ہے، بخشنا بڑے کی طرف سے چھوٹے کو ہوتا ہے بلکہ نَذر کرنا یا ہدِیَّہ کرنا کہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۶/۶۰۹)

ثواب پہنچانے کے 4 طریقے

---

1 ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

مَلِکُ الْعُلَمَاء حضرت علامہ ظفر الدِّین بہاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اِیصالِ ثواب (ثواب پہنچانے) کے چار (4) طریقے ہیں: (1) دُعائے مغفرت (2) دُعائے رحمت (3) نمازِ جنازہ (4) قبر پر ٹھہرنا اور دعا کرنا۔ (دورِ صحابہ میں ایصالِ ثواب کی مختلف صورتیں، ص ۴۵)

قرآنِ کریم سے ثواب پہنچانے کا ثبوت

اے عاشقانِ رسول! قرآنِ کریم میں ثواب پہنچانے کا ایک طریقہ یعنی مومنین کیلئے دعائے مغفرت کرنے کا ثبوت واضح طور پر موجود ہے، چنانچہ

پارہ 28 سورۂ حشر آیت نمبر 10 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَ الَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ (پ ۲۸، الحشر: ۱۰)

تَرْجَمَۂ کنزالعرفان: اور ان کے بعد آنے والے عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لائے

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہاں سے دو مسئلے معلوم ہوئے: (1) صرف اپنے لئے دعا نہ کرے، بزرگوں کے لئے بھی کرے۔ (2) بُزرگانِ دِین (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) خصوصاً صحابہ کرام و اَہلِ بَیْت (رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن) کے عُرس، ختم، نیاز فاتحہ وغیرہ یہ اعلیٰ (بہترین) چیزیں ہیں کہ اِن میں اُن بزرگوں کے لئے دعا ہے۔ (تفسیر نور العرفان، ۲۸/ ۸۷۳)

اے عاشقانِ اولیا! آیئے! آج کے اس ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہم اِیصالِ ثواب یعنی ثواب پہنچانے کے تعلق سے ایمان افروز واقعات و حکایات اور دیگر معلوماتی مَدَنی پھول سنتے ہیں، چنانچہ

ایصال ثواب کی برکت

مشہور صوفی بزرگ حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی خدمتِ اَقدس میں حاضِر ہو کر ایک عورت نے عَرض کی: میری جوان بیٹی فوت ہوگئی ہے، کوئی ایسا طریقہ ارشاد فرمادیجئے کہ میں اسے خواب میں دیکھ لوں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اُسے عمل بتایا۔ اُس نے اپنی مرحومہ بیٹی کو خواب (Dream) میں اِس حال میں دیکھا کہ اُس کے بدن پر ڈامَر (Asphalt) کا لباس، گردن میں زنجیر اور پاؤں میں زنجیریں ہیں! اُس نے حضرت سیِّدنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو خواب سنایا، سُن کر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بہُت غمگین ہوئے۔ کچھ عرصے بعد حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے خواب میں ایک لڑکی کو دیکھا، جو جنّت میں تھی اور اس کے سر پر تاج (Crown) تھا۔ اس نے کہا اے حسن! کیا آپ نے مجھے نہیں پہچانا؟ میں اُسی خاتون کی بیٹی ہوں، جس نے آپ کو میری حالت بتائی تھی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: کس وجہ سے تیری حالت بدلی جسے میں دیکھ رہا ہوں؟ مرحومہ بولی: قبرِستان کے قریب سے ایک شخص گزرا اور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود بھیجا، اُس کے دُرُود شریف پڑھنے کی بَرَکت سے اللہ کریم نے ہم ساڑھے پانچ سو (550) قبر والوں سے عذاب اُٹھالیا۔ (مکاشفۃ القلوب، الباب السابع، ص ۲۴ ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! دُرُود شریف کی فضیلت کے تَعَلُّق سے ابھی جو حکایت ہم نے سُنی، اس سے ثواب پہنچانے کی اَہَمِّیَّت واضح ہو جاتی ہے کہ ایک لڑکی انتہائی دردناک حالت میں عذاب کا شکار تھی مگر جب اللہ کریم کے ایک بندے نے گزرتے ہوئے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھا اور اس کا ثواب قبرستان والوں کو پہنچایا تو نہ صرف اس لڑکی کو عذاب سے نجات مل گئی بلکہ مزید سینکڑوں مُردوں کو عذاب سے رہائی نصیب ہوئی۔ ذرا سوچئے! ربِّ کریم کس قدر مہربان ہے کہ

اس نے صِرف ایک بار دُرُود شریف کی بَرَکت سے سینکڑوں مُردوں پر سے عذاب دور فرما دیا، تو جو مسلمان کثرت سے درودِ پاک پڑھنے اور نیکیوں کا ثواب فوت شدہ مسلمانوں کو بھیجنے کا عادی ہو گا تو اللہ پاک ثواب پہنچانے والے اور جن کو ثواب پہنچایا گیا ان سب پر اِنعام واکرام کی کیسی بارشیں برسائے گا۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ ثواب پہنچانے کے معاملے میں سُستی کرنے کے بجائے وقتاً فوقتاً دُرودِ پاک اور نیکیوں سے حاصل ہونے والا ثواب پہنچاتے رہیں، ان کے لئے دُعائے مغفرت کرتے رہیں کیونکہ یہ ایک ایسا جائز اور بہترین عمل ہے جس کی بَرَکت سے فوت شدہ مسلمانوں کے ساتھ ساتھ زِندوں کو بھی فائدہ ہوتا ہے، جیسا کہ

صاحبِ بہارِ شریعت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اَعظمی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایصالِ ثواب یعنی قرآنِ مجید یا دُرُود شریف یا کلمۂ طیبہ یا کسی نیک عمل کا ثواب دوسرے کو پہنچانا جائز ہے۔ عبادتِ مالیہ (ہو) یا بَدَنیہ (مالی عبادت جیسے صدقہ وخیرات اور بَدَنی عبادت جیسے نماز روزہ وغیرہ)، فَرض ونفل سب کا ثواب دوسروں کو پہنچایا جاسکتا ہے کیونکہ زِندوں کے اِیصالِ ثواب (ثواب پہنچانے) سے مُردوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ (بہارِ شریعت، ۳/ ۶۴۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! انسان جب تک دُنیا میں رہتا ہے تو اس کے آس پاس اس کے ماں باپ، بہن بھائی، بِیوی بچے، رشتے دار اور دوست وغیرہ موجود ہوتے ہیں جو اس کے دُکھ درد اور آزمائشوں میں اس کے ساتھ ساتھ رہتے اور اس کا غم ہلکا کرنے کی کوشش کرتے ہیں، بیمار ہوں تو عِیادت بھی کرتے ہیں، مگر جب یہی انسان اندھیری قبر میں جا پہنچتا ہے تو وہاں اس کے ماں باپ، بہن بھائی، رشتے دار اور دوستوں وغیرہ میں سے کوئی بھی نہیں ہوتا بلکہ وہ قبر میں اکیلا ہی ہوتا ہے۔ قبر میں جانے کے

بعد اس پر جو گزرتی ہے اس کا حال تو وہ خود ہی بہتر جانتا ہے۔

قبر کی حقیقت بیان کرتے ہوئے رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ارشاد فرماتے ہیں: اَلْقَبْرُ رَوْضَۃٌ مِنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ، اَوْ حُفْرَۃٌ مِنْ حُفَرِ النَّارِ یعنی بے شک قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔(ترمذی، ۴/۲۰۸، حدیث: ۲۴۶۸) اب جو قبر میں موجود ہے تو ہمیں اس کے بارے میں معلوم نہیں کہ قبر اس کے لیے جنت کا باغ (Garden) ثابت ہوئی ہوگی یا مَعَاذَ اللہ دوزخ کا گڑھا بنی ہوگی۔ لیکن ہمیں ایک مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کا جذبہ رکھتے ہوئے اس کو ثواب پہنچانے کی عادت بنانی چاہیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

احادیثِ مبارکہ سے ثواب پہنچانے کا ثبوت

اُمُّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے روایت ہے، رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حکم فرمایا: سینگ والا مینڈھا لایا جائے جو سیاہی میں چلتا ہو، سیاہی میں بیٹھتا ہو اور سیاہی میں دیکھتا ہو (یعنی اس کے پاؤں، پیٹ اور آنکھیں کالے رنگ کی ہوں) وہ قربانی کے لیے حاضر کیا گیا تو حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: عائشہ! چُھری لاؤ اور اسے پتھر پر تیز کرلو، پھر حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے چُھری لی اور مینڈھے کو لِٹا کر اسے ذَبح کردیا۔ پھر ارشاد فرمایا: اے اللہ پاک! تُو اسے محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) اور ان کی آل اور اُمَّت کی طرف سے قبول فرما۔ (مسلم، کتاب الاضاحی، باب استحباب استحسان الضحیۃ...الخ، حدیث: ۱۹۔(۱۹۶۷) ص۸۳۷)

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اس کی شرح میں فرماتے ہیں: یعنی قربانی کے ثواب میں انہیں بھی شریک فرمادے۔ اس سے معلوم ہوا! اپنے فرائض و واجبات کا ثواب

دوسروں کو بخش (پہنچا) سکتے ہیں، اس (طرح کرنے سے ثواب) میں کمی نہیں آسکتی۔ یہ حدیث کھانا سامنے رکھ کر ایصالِ ثواب کرنے (یعنی ثواب پہنچانے) کی قَوِی (یعنی مضبوط) دلیل ہے کہ بکری سامنے ہے اور حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) اس کا ثواب اپنی آل (اولاد) اور اُمّت کو بخش رہے ہیں۔ (مر آۃ المناجیح، ۲/ ۳۶۸)

حضور پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ حضرت سیدتنا خدیجہ رَضِیَ اللہُ عَنْھا کا اکثر ذکر فرمایا کرتے اور بعض اوقات بکری ذَبح فرما کر اس کے گوشت کے ٹکڑے کرتے اور اُمُّ المؤمنین حضرت سیدتنا خدیجہ رَضِیَ اللہُ عَنْھا کی سہیلیوں کے گھر بھیجا کرتے تھے۔

(بخاری، حدیث: ۲،۳۸۱۸/ ۵۶۵)

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اکثر حضورِ انور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) حضرت (سیدتنا) خدیجہ (رَضِیَ اللہُ عَنْھا) کی طرف سے بکری قربان فرماتے (اور) انہیں ثواب پہنچانے کے لیے اس کا گوشت ان کی سہیلیوں میں تقسیم فرماتے۔ اس حدیث (پاک) سے چند مسئلے معلوم ہوئے: (1) مَیِّت کی طرف سے قربانی کرنا جائز ہے۔ (2) مَیِّت کو صدقہ و خیرات کا ثواب بخشنا سُنّت ہے۔ (3) مَیِّت کے نام کا کھانا اس کے پیاروں (اور) دوستوں کو دینا بہتر ہے، اس سے مَیِّت کو دُہری (یعنی ڈبل) خوشی ہوتی ہے، ایک ثواب پہنچنے کی دوسرے اس کے دوستوں پیاروں کی امداد ہونے کی۔ (مر آۃ المناجیح، ۸/ ۴۹۶)

اے عاشقانِ رسول! معلوم ہوا! زندوں کا مُردوں بلکہ جو لوگ پیدا ہی نہیں ہوئے ان کو بھی ثواب پہنچانا نہ صرف جائز بلکہ سُنّت سے ثابت ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا! کھانا وغیرہ سامنے رکھ کر ثواب پہنچانا بھی جائز عمل ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صحابۂ کرام کا عمل

اے عاشقانِ صحابہ و اہلِ بیت! یاد رکھئے! ثواب پہنچانے کا یہ سلسلہ صرف سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات تک ہی محدود نہیں بلکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ اَجْمَعِیْن بھی فوت شدہ مسلمانوں کو ثواب پہنچانے کے مختلف انداز اپنایا کرتے تھے، چنانچہ

حضرت علامہ جلالُ الدّین سُیُوطی شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نقل فرماتے ہیں: صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ اَجْمَعِیْن سات (7) روز تک مُردوں کی طرف سے کھانا کھلایا کرتے تھے۔ (الحاوی للفتاوی، ۲/۲۲۳)

حضرت سیِّدُنا سعد بن عُبادہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی والدہ صاحبہ کا انتقال ہوا تو انہوں نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! میری والدۂ محترمہ کا میری غیر موجودگی میں انتقال ہوگیا ہے، اگر میں ان کی طرف سے کچھ صَدَقہ کروں تو کیا انہیں کوئی فائدہ پہنچ سکتا ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاں، عرض کی: تو میں آپ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میرا باغ ان کی طرف سے صَدَقہ ہے۔ (بُخاری، ۲/۲۴۱، حدیث: ۲۷۶۲) ایک روایت میں ہے: حضرت سیدنا سعد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے بارگاہِ رِسالَت میں عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! سعد کی ماں کا انتقال ہو گیا ہے (میں ثواب پہنچانے کے لیے کچھ صدقہ کرنا چاہتا ہوں (بہار شریعت، ۲/۵۲۱)) تو کون سا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا: پانی (کہ پانی کی وہاں کمی تھی اور اس کی زیادہ حاجت تھی (بہار شریعت، ۲/۵۲۲))، تو اُنہوں نے کُنواں کھدوایا اور کہا: ھٰذِہٖ لِاُمِّ سَعْدٍ یعنی یہ کنواں سعد کی ماں کے لئے (یعنی ان کی رُوح کو ثواب پہنچانے کے لئے) ہے۔ (ابوداود، كتاب الزكاة، باب في فضل سقى الماء، ۲/۱۸۰، حدیث: ۱۶۸۱)

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: (مَیِّت) کی طرف سے پانی

کی خیرات کرو کیونکہ پانی سے دِینی (اور) دنیوی مَنافع (فائدے) حاصل ہوتے ہیں، خصوصًا ان گرم و خشک علاقوں میں جہاں پانی کی کمی ہو، بعض لوگ سبیلیں لگاتے ہیں، عام مسلمان ختم، فاتحہ وغیرہ میں دوسری چیزوں کے ساتھ پانی بھی رکھ دیتے ہیں، ان سب کا ماخذ (یعنی ان کی اصل) یہ حدیث ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ پانی کی خیرات (صدقہ کرنا) بہتر ہے۔ (مراۃ المناجیح، ۳/ ۱۰۴ تا ۱۰۵ ملخصًا)

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے **"فاتحہ اور ایصالِ ثواب کا طریقہ"** صفحہ نمبر 11 پر فرماتے ہیں: معلوم ہوا! مسلمانوں کا بکرے وغیرہ کو بُزرگوں کی طرف مَنسوب کرنا، مَثَلاً یہ کہنا کہ "یہ سَیِّدُنا غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بکرا ہے" اس میں کوئی حَرَج نہیں کہ اس سے مُراد بھی یِہی ہے کہ یہ بکرا غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو ثواب پہنچانے کیلئے ہے۔ قربانی کے جانور کو بھی تو لوگ ایک دوسرے ہی کی طرف منسوب کرتے ہیں، مَثَلاً کوئی اپنی قربانی کا بکرا لئے چلا آرہا ہو اور اگر آپ اُس سے پوچھیں کہ کس کا بکرا ہے؟ تو وہ کچھ اس طرح جواب دیتا ہے، **"میرا بکرا ہے"** یا **"میرے ماموں کا بکرا ہے۔"** جب یہ کہنے والے پر اعتِراض نہیں تو **"غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بکرا"** کہنے والے پر بھی کوئی اعتِراض نہیں ہو سکتا۔ حقیقت میں ہر چیز کا مالک اللہ پاک ہی ہے اور قربانی کا بکرا ہو یا غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بکرا، ذَبْح کے وَقْت اس پر اللہ پاک کا نام لیا جاتا ہے۔ اللہ پاک وَسوَسوں سے نَجات بخشے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ صحابہ و اہلِ بیت! حضورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے جانثار صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے عمل سے ثابت ہوا کہ فوت شُدہ مسلمانوں کو ثواب پہنچانا، ان کی طرف سے قربانی کرنا اور کھانا وغیرہ کھلانا بالکل جائز بلکہ بہترین اور پاکیزہ طریقہ ہے۔

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام اَحمد رَضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اَمواتِ مُسْلِمِیْن

(یعنی فوت شدہ مسلمانوں) کے نام پر کھانا پکا کر اِیصالِ ثواب (یعنی ثواب پہنچانے) کے لئے تَصَدُّق (یعنی صدقہ) کرنا بِلا شُبہ جائز و مُستَحسَن (یعنی پسندیدہ عمل) ہے اور اس پر فاتحہ سے اِیصالِ ثواب (ثواب پہنچانا) دوسرا مُستَحسَن (یعنی پسندیدہ عمل) ہے اور دو چیزوں کا جمع کرنا زِیادتِ خیر (یعنی بھلائی میں اضافہ کرنا) ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۵۹۵) ہر شخص کو افضل یہی کہ جو عملِ صالح (یعنی جو بھی نیک کام) کرے اس کا ثواب اَوّلین و آخِرین اَحیاء واَموات (یعنی پہلے و بعد کے زندہ اور فوت شدہ مسلمانوں بلکہ) تمام مؤمنین و مؤمنات کے لیے ہدیہ بھیجے (یعنی ثواب پہنچائے)، سب کو ثواب پہنچے گا اور اُسے (یعنی ثواب پہنچانے والے کو) اُن سب کے برابر اَجر (وثواب) ملے گا۔ (فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۶۱۷)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

اے عاشقانِ اعلیٰ حضرت! ہمارے معاشرے میں یہ رواج عام ہے کہ ہم زندگی میں مختلف مواقع پر ایک دوسرے کو تحائف (Gifts) بھیج کر اپنی دوستی یا رشتے داری کو مزید مضبوط بناتے ہیں، جب ہمارا بھیجا ہوا تحفہ اگرچہ وہ معمولی قیمت کا ہو ہمارے رشتے دار یا دوست تک پہنچ جاتا ہے تو وہ اسے دیکھ کر خوش ہوتا ہے پھر وہ بھی ہمیں بدلے میں تحفہ بھیج کر اپنی عقیدت و مَحَبَّت کا اظہار کرتا ہے، مگر جب وہ رشتے دار یا دوست فوت ہو جاتا ہے تو تحائف کا یہ سلسلہ بھی رُک جاتا ہے۔ لیکن اگر ہم چاہیں تو ثواب پہنچانے کی صورت میں اس سے بہتر تحفے بھیج کر اس کی خوشی کا سامان کر سکتے ہیں۔ جی ہاں! ہمارا ثواب پہنچانا فوت شدہ مسلمانوں کے لئے تحفہ بن جاتے ہیں جنہیں پا کر انہیں بے حد خوشی محسوس ہوتی ہے، جیسا کہ

مُردوں کے لئے زندوں کا تحفہ

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبیِّ اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے

ارشاد فرمایا: میت قبر میں ڈوبتے ہوئے فریادی کی طرح ہی ہوتی ہے جو ماں، باپ، بھائی یا دوست کی دعائے خیر پہنچنے کے انتظار میں رہتی ہے، پھر دعا اسے پہنچ جاتی ہے تو اسے یہ دعا دنیا اور اس کی تمام نعمتوں سے زیادہ پیاری ہوتی ہے، اللہ پاک زمین والوں کی دعا سے قبر والوں کو پہاڑوں کے جیسا ثواب دیتا ہے اور یقیناً زندہ کا مُردوں کے لیے تحفہ ان کے لیے "دعائے مغفرت" ہے۔ (شعب الایمان، الرابع والستون من شعب الایمان۔۔۔الخ، فصل فی زیارۃ القبور، ۱۶/۷، حدیث: ۹۲۹۵)

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه حدیثِ پاک کے اس جملے **"میت قبر میں ڈُوبتے ہوئے فریادی کی طرح ہوتی ہے"** کی شرح میں فرماتے ہیں: عام گنہگار مسلمان تو اپنے گناہوں کی وجہ سے، خاص نیک مسلمان اسی پشیمانی (یعنی شرمندگی) کی وجہ سے کہ ہم نے اور زیادہ نیکیاں کیوں نہ کرلیں، مخصوص محبوبین (اللہ پاک کے خاص پسندیدہ بندے) اپنے چُھوٹے ہوئے پیاروں کی وجہ سے ایسے ہوتے ہیں۔ تازہ مَیِّت بَرزَخ (یعنی مرنے کے بعد سے لے کر قِیامت میں اُٹھنے تک کے وقفے) میں ایسی ہوتی ہے جیسے نئی دُلہن سُسرال میں کہ اگرچہ وہاں اسے ہر طرح کا عیش و آرام ہوتا ہے مگر اس کا دل میکے میں پڑا رہتا ہے، جب کوئی سوغات یا کوئی آدمی میکے سے پہنچتا ہے تو اس کی خوشی کی حد نہیں رہتی، پھر دل لگتے لگتے لگ جاتا ہے۔ ظاہر یہ ہے کہ یہاں مَیِّت سے تازہ مَیِّت مراد ہے کہ اسے زندوں کے تحفے کا بہت انتظار رہتا ہے، اسی لیے نئی مَیِّت کو جلد از جلد نیاز، تیجا، دسواں، چالیسواں وغیرہ سے یاد کرتے ہیں۔ زندوں کو چاہیے کہ مُردوں کو اپنی دعاؤں وغیرہ میں یاد رکھیں تاکہ کل انہیں دوسرے مسلمان یاد کریں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۳/۳۷۳ تا ۳۷۴ ملخصاً)

اے عاشقانِ رسول! زندہ لوگوں کا ثواب پہنچانا فوت شُدہ مسلمانوں کو تحائف کی صورت میں پیش کیا جاتا ہے۔ آیئے! اس تعلق سے ایمان افروز حکایت سنئے:

ریشمی رومالوں سے ڈھکے ہوئے تحفے

حضرت سیِّدُنا بشّار بن غالب رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں حضرت سیِّدَتُنا رابعہ بصریہ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کے لئے بہت دعائیں کیا کرتا تھا، ایک رات میں نے انہیں خواب میں دیکھا، وہ فرمارہی تھیں: اے بشّار! تمہارے تحفے مجھے نُور کے تھالوں میں ریشمی رُومالوں سے ڈھک کر پہنچائے جاتے ہیں، جب زندہ لوگ فوت شدہ لوگوں کے لئے دعا کرتے ہیں تو ان کے ساتھ ایسا ہی ہوتا ہے، انہیں قبول کرکے نُور کے تھالوں میں رکھا جاتا ہے، پھر ریشمی رُومالوں سے ڈھک کر اس مَیِّت کو پیش کیا جاتا ہے جس کے لئے دعا کی گئی ہو اور کہا جاتا ہے: فُلاں نے تیری طرف یہ تحفہ بھیجا ہے۔ (التذکرۃ، باب مایتبع المیت الی قبرہ، ص ۸۶)

سُبْحٰنَ اللہ! اللہ پاک کس قدر مہربان ہے کہ دنیا میں تو اپنے بندوں پر فضل و کرم کی بارشیں فرماتا ہی ہے مگر جب کوئی مُسلمان فوت ہوجائے تو زندہ لوگوں کی دعاؤں اور ثواب پہنچانے کی بَرَکت سے فوت شدہ مسلمانوں کو سکون و اِطمینان کی دولت بخشتا ہے، یہ بھی معلوم ہوا! ثواب پہنچانے والوں سے رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بھی بہت خوش ہوتے اور خوشخبریوں سے نوازتے ہیں۔ یاد رکھئے! کسی فوت شدہ مسلمان کو ثواب پہنچانا بظاہر تھوڑا عمل ہے، مگر اس کی برکتیں بہت ہی زیادہ ہیں مگر افسوس! اب ہم دُنیوی کاموں میں اس قدر مشغول ہوگئے ہیں کہ ہمارے پاس اپنے فوت شدہ مسلمانوں کو ثواب پہنچانے یا ان کی قبر پر جاکر فاتحہ وغیرہ پڑھنے کیلئے بھی وَقت نہیں، کتنے افسوس کی بات ہے کہ ہم دنیوی کام تو آسانی سے نمٹا لیتے ہیں مگر جس عمل میں خود ہمارا اور ہمارے فوت شدہ مسلمانوں کا بہت بڑا فائدہ ہے اسے ہم دُشوار سمجھتے ہیں یا پھر اَہَمِّیَّت دینے کے لئے تیار نہیں، بالفرض کسی کے پاس وَقت ہے تو اُسے ثواب پہنچانے کا طریقہ معلوم نہیں، پھر اس کام کے لئے بھی مسجد کے امام صاحب، مؤذِّن صاحب یا کسی مذہبی شخص کو تلاش کیا جاتا ہے۔

اللہ پاک شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو سلامت رکھے جنہوں نے ہم جیسے لوگوں کی رہنمائی کیلئے مختلف موضوعات پر کتب و رسائل تحریر فرمادیئے تاکہ ہم ان کے مطالعے کے ذریعے اپنے دِینی و دُنیوی معمولات کو اچھے طریقے سے ادا کر سکیں۔

رسالہ "فاتحہ اور اِیصالِ ثواب کا طریقہ" کا تعارف

بالفرض کسی کو فاتحہ کرنے اور ثواب پہنچانے کا طریقہ نہیں آتا تو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، اس کے لئے مکتبۃ المدینہ سے شیخِ طریقت، امیرِ اَہلِسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ **"فاتحہ اور ایصالِ ثواب کا طریقہ"** ھَدِیَّۃً طلب کرکے اس کا مطالعہ کیجئے۔ جس میں بہت سی معلومات کے ساتھ ساتھ ثواب پہنچانے کا طریقہ بھی موجود ہے۔ اس رسالے کو خود بھی پڑھئے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیے۔ بالخصوص **ثواب پہنچانے کے اجتماعات**، مثلاً تیجہ، دَسواں، چالیسواں، برسی وغیرہ میں فوت شدہ مسلمانوں کو ثواب پہنچانے کے لیے اس رِسالے کو تقسیم کیجئے، یہ رِسالہ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے پڑھا بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی آخرت بہتر بنانے کیلئے گناہوں سے بچتے رہیں، خوب خوب نیکیاں جمع کریں، اپنے بچوں کو بھی نیکیوں کی ترغیب دلائیں اور انہیں بھی نیک نمازی بنائیں کیونکہ اولاد کو نیک بنانے، انہیں عِلْمِ دین کے زیور سے آراستہ کرنے اور ان کی شریعت کے مطابق مَدَنی تربیت کرنے سے والدین کو جہاں بہت سے دِینی و دُنیوی فائدے حاصل ہوتے ہیں وہیں ایک فائدہ یہ بھی ملتا ہے کہ جب والدین اس دنیا سے چلے جاتے ہیں تو یہی نیک اولاد ان

کے احسانات کو نہیں بُھولتی بلکہ اپنی مصروفیات کے باوجود ان کو ثواب پہنچانے کیلئے تلاوتِ قرآن کرنا، غریبوں اور مسکینوں کو کھانا کھلانا، مسجد و مدرسہ بنوانا اور مغفرت کی دُعا کرنا سعادت سمجھتی ہے، جو قبر میں ان کے والدین کے سکون کا سبب ہوتا ہے، چنانچہ

روزانہ ایک قرآنِ پاک کا ثواب

منقول ہے: ایک مرتبہ کسی شخص نے خواب میں دیکھا کہ قبرستان کے تمام مُردے اپنی اپنی قبروں سے باہر نکل کر جلدی جلدی زمین پر سے کوئی چیز سمیٹ رہے ہیں، لیکن ان مُردوں میں سے ایک شخص فارغ بیٹھا ہوا ہے، وہ کچھ نہیں چُنتا۔ اس شخص نے اس مُردے سے پوچھا: یہ لوگ کیا چُن رہے ہیں؟ اس نے جواب دیا: زندہ لوگ جو صدقہ، دعا، تلاوتِ قرآن کا ثواب قبرستان والوں کو بھیجتے ہیں یہ لوگ اُس کی برکات سمیٹ رہے ہیں۔ اس شخص نے پھر پوچھا: تم کیوں نہیں چُنتے؟ اس مُردے نے جواب دیا: میں اس لئے نہیں چُن رہا کہ میرا ایک بیٹا قرآنِ کریم کا حافظ ہے، جو فُلاں بازار میں حلوہ بیچتا ہے، وہ روزانہ ایک قرآنِ پاک پڑھ کر مجھے اس کا ثواب پہنچاتا ہے۔ یہ شخص صبح اُٹھا اور اُسی بازار میں گیا، دیکھا کہ ایک نوجوان حلوہ بیچ رہا ہے اور اس کے ہونٹ ہِل رہے ہیں، اس نے نوجوان سے پوچھا تم کیا پڑھ رہے ہو؟ اس نے جواب دیا: میں روزانہ ایک قرآنِ پاک پڑھ کر اپنے والدین کو اس کا ثواب پہنچاتا ہوں، اسی کی تلاوت کر رہا ہوں۔ کچھ عرصے بعد اس نے خواب میں دوبارہ اسی قبرستان کے مُردوں کو کچھ چُنتے ہوئے دیکھا، اس مرتبہ وہ شخص بھی چننے میں مصروف تھا کہ جس کا بیٹا اسے قرآنِ پاک پڑھ کر اس کا ثواب پہنچاتا تھا، اس کو دیکھ کر اسے بہت تَعَجُّب ہوا، اتنے میں اس کی آنکھ کھل گئی۔ صبح اُٹھ کر اسی بازار میں گیا اور تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ حلوہ بیچنے والے نوجوان کا بھی

انتقال ہوچکا ہے۔(روض الریاحین،الفصل الثانی فی اثبات...الخ،الحکایة السابعة والخمسون...الخ، ص۱۷۷)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ نیک اولاد والدین کو کس قدر فائدے دیتی ہے جو معاشی معاملات میں مشغولیت کے باوجود بھی قرآنِ کریم کی تلاوت کرکے والدین کو ثواب پہنچانا نہیں بُھولتی۔ آج کل اکثر لوگ اپنی اولاد کے بارے میں یہ شکوہ کرتے نظر آتے ہیں کہ ہم نے اپنا سُکون گنوا کر،پانی کی طرح پیسہ بہا کر انہیں پڑھنا لکھنا سکھایا مگر ہماری اولاد ہے کہ ہمیں سلام کرنا تو دُور کی بات سیدھے منہ بات تک نہیں کرتی،ہمارے جیتے جی یہ حال ہے تو مرنے کے بعد کون ہمیں ثواب پہنچائے گا۔ یادرکھئے!اولاد کو اس حال تک پہچانے میں عموماً والدین کا اپنا قصور ہوتا ہے،اگر والدین دُنیوی تعلیم دِلانے اور کام کاج سکھانے کے ساتھ ساتھ اپنی اولاد کو قرآن کو یاد کرنے والا،عالِمِ دین اور سُنّتوں کا پابند بنائیں گے تو اس کے بہترین نتائج نہ صرف دنیا میں بلکہ مرنے کے بعد بھی نظر آئیں گے۔اِنْ شَآءَاللہ

12مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "ہفتہ وار مَدَنی مذاکرہ"

اے عاشقانِ رسول! آیئے!اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو نیک اور سُنّتوں کا پابند اور انہیں اپنے لئے صدقۂ جاریہ کا سبب بنانے کا طریقہ جاننے کے لئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوجایئے اور اپنے علاقے میں ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں کی دھوم مچادیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "**ہفتہ وار مدنی مذاکرہ**" بھی ہے۔

☆اَلْحَمْدُ لِلّٰہ "مَدَنی مذاکرے" دیکھتے،سُنتے رہنے کی بَرَکت سے شَرعی مُعامَلات میں اِحتیاط کرنے کا ذِہن نصیب ہوتا ہے،☆مَدَنی مذاکرے کی بَرَکت سے عاشقانِ رسول کی صُحبت مُیَسَّر آتی ہے،☆

مَدَنی مذاکرے کی بَرَکت سے عمل کا جذبہ بڑھتا ہے، ☆مَدَنی مذاکرے کی بَرَکت سے گناہوں سے نفرت پیدا ہوتی ہے، ☆مَدَنی مذاکرے کی بَرَکت سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستقامت نصیب ہوتی ہے، ☆مَدَنی مذاکرے کی بَرَکت سے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک **"دعوتِ اسلامی"** کے مدنی کاموں کے بارے میں معلومات ملتی ہیں، ☆مَدَنی مذاکرہ عِلْمِ دِین کی ترقّی کا باعث ہے، ☆مَدَنی مذاکرہ، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی زندگی کے سینکڑوں بلکہ ہزاروں تجربات سے مَدَنی تربیت حاصِل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے، ☆مَدَنی مذاکرے میں دِینی معلومات ملنے کے ساتھ ساتھ اَخلاقی تربیت بھی ہوتی ہے، ☆مدنی مذاکرے کی بَرَکت سے امیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے کئے گئے مُختلف سُوالات کے دِلچسپ جوابات کی صُورت میں عِلْمِ دِیْن حاصل ہوتا ہے اور علمِ دِین کی فضیلت کے بھی کیا کہنے کہ

ایک ہزار نوافل سے افضل

حضرت سَیِّدُنا اَبُو ذَرغِفاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: حضور پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے ابو ذر! تمہارا اس حال میں صُبح کرنا کہ تم نے اللہ کریم کی کتاب سے ایک آیت سیکھی ہو، یہ تمہارے لئے سو(100) رکعتیں نفل پڑھنے سے بہتر ہے اور تمہارا اس حال میں صبح کرنا کہ تم نے عِلْم کا ایک باب سیکھا ہو، جس پر عمل کیا گیا ہو یا نہ کیا گیا ہو، تو یہ تمہارے لئے ہزار(1000) رکعت نوافل پڑھنے سے بہتر ہے۔ (ابن ماجہ،کتاب السنة، ۱/۱۴۲، حدیث: ۲۱۹)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! کئی اسلامی بھائی مدنی مُذاکرے کی بَرَکت سے اپنی گُناہوں بھری زِندگی سے توبہ کر چکے ہیں۔ آیئے! نیّت کرتے ہیں کہ ہم بھی ہر ہفتے **"مَدَنی مذاکرہ"** دیکھنے کو یقینی بنائیں گے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی مدنی مُذاکرہ دیکھنے کی دعوت دیتے رہیں گے اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔ ہفتہ وار مدنی مذاکرے کے علاوہ مختلف مواقع پر بھی مدنی مذاکروں کا سلسلہ ہوتا ہے، مثلاً مُحَرَّمُ الْحَرام کے **10 مَدَنی مذاکرے،**

ماہِ ربیعُ الاول (بارہویں شریف) کے 12 **مَدَنی مذاکرے**، ماہِ ربیعُ الاخِر (گیارہویں شریف) کے 11 **مَدَنی مذاکرے**، ماہِ رَمضان میں روزانہ 2 مَدَنی مذاکرے، ماہِ ذُوالْحِجَّةِ الْحَرام کے 10 **مَدَنی مذاکرے** وغیرہ۔

12 مَدَنی کاموں میں سے ہفتہ وار اِس مدنی کام "**ہفتہ وار مَدَنی مذاکرہ**" کی تفصیلی معلومات جاننے کے لیے مکتبۃ المدینہ کے رِسالے "**ہفتہ وار مدنی مذاکرہ**" کا مطالعہ کیجئے، تمام ذِمہ دارانِ دعوتِ اسلامی ،بالخصوص **ہفتہ وار مدنی مذاکرہ کی مجالس کے نگران و اراکین** تو اِس رِسالے کالازمی مطالعہ فرمائیں۔ یہ رِسالہ مکتبۃ المدینہ پر دَستیاب ہونے کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے بھی پڑھا جاسکتا ہے۔

اِس رِسالے کے مطالعے کی بَرَکت سے آپ جان سکیں گے۔ ☆عِلْم نہ سیکھنے کے نقصانات ☆مَدَنی مذاکرے میں سُوال پوچھنے کی اَھَمِّیّت ☆مَدَنی مذاکرے میں شرکت کے طریقے ☆مَدَنی مذاکروں کی تفصیل تادمِ تحریر ☆مَدَنی مذاکرے کے **متعلق مرکزی مجلسِ شوریٰ** کے مَدَنی پھول ☆مَدَنی مذاکرے کے تعلق سے **اِحتیاطوں** اور **مفید معلومات** پر مُشْتَمِل سُوال جواب ☆مَدَنی مذاکرے کی **شرعی و تنظیمی اِحتیاطیں** وغیرہ۔

آیئے! ترغیب کے لئے "**مَدَنی مذاکرہ**" سُننے کی بَرَکت سے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے والے شخص کی مَدَنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

فیشن کا شوقین سُنّتوں کا شیدائی کیسے بنا؟

لَیَّہ شہر (صوبہ پنجاب، پاکستان) کے رہائشی ایک اسلامی بھائی سُنّتوں سے دور فیشن کے نشے میں گم تھے، نئے فیشن والے لباس پہننا، فضولیات میں اپنے قیمتی لمحات ضائع کرنا ان کا معمول تھا۔ ذِکرِ الٰہی سے بالکل غافل ہوچکے تھے، نیکیوں بھری زندگی گزارنے کا ذہن کچھ یوں بنا کہ ایک بار انہیں "**مَدَنی مذاکرہ**

"سُننے کی سعادت مل گئی، اس کی بَرَکت سے ان کی زندگی کا رُخ ہی بدل گیا۔ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے آسان انداز میں بیان کی جانے والی ڈھیروں ڈھیر معلومات کا **"اَنمول خزانہ"** لُوٹنے کا سنہری موقع ملا، خوفِ خدا اور عشقِ مُصْطَفٰے کی کرنوں سے ان کا دل روشن ہو گیا، پچھلی زندگی پر شرمندگی ہونے لگی، لہٰذا انہوں نے بقیہ زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے فیشن (Fashion) کی نحوست سے جان چھڑائی، سنّتوں پر عمل کرنے اور نمازوں کی پابندی کا پختہ ارادہ کرلیا، سر پر عمامہ شریف سجالیا، داڑھی شریف سے چہرہ پُرنور کرلیا اور نیکیوں پر استقامت پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گئے۔ جبکہ نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے کیلئے ہر ماہ 3 دن کے مَدَنی قافلے میں سفر کرنا اِن کا مَعمول بن گیا۔

مجلس مَدَنی مُذاکرہ

اے عاشقانِ اولیا! آپ نے سنا کہ مَدَنی مذاکرہ سُننے سے کیسی کیسی برکتیں ملتی ہیں، لہٰذا سُستی بھگایئے اور اپنے کام کاج سے وقت نکال کر پابندی کیساتھ ہفتہ وار مَدَنی مذاکرہ دیکھنے سُننے کی عادت بنایئے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں خدمتِ دین کے کم و بیش 107 شُعبہ جات میں سُنّتوں کی دُھومیں مچا رہی ہے، جن میں سے ایک شعبہ **"مجلس مَدَنی مذاکرہ"** بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ شَیْخِ طریقت، امیرِ اہلسُنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے **"عِلْم بے شُمار خزانوں کا مجموعہ ہے، جن کے حُصُول کا ذَرِیعہ سُوال ہے۔"** کے قول کو عَمَلی جامہ پہناتے ہوئے سُوال و جواب کا ایک سِلسِلہ شُروع فرمایا ہے، جسے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں **"مَدَنی مُذاکرہ"** کہا جاتا ہے۔ عاشِقانِ رسول مَدَنی مُذاکروں میں عَقائد و اَعمال، فضائل و مَناقِب، شریعت و طریقت، تاریخ و سیرت، سائنس و طِبّ، اَخلاقیات و اِسلامی مَعلُومات

،معاشی و مُعاشرتی و تنظیمی مُعاملات اور دیگر بہت سے مَوضُوعات(Topics)کے بارے میں مختلف سُوالات کرتے ہیں اور شَیخِ طریقت،امیرِ اَہلسنّت دَامَتۡ بَرَکَاتُھُمُ الۡعَالِیَه اُنہیں حکمت سے بھرپور اور عشقِ رسول میں ڈُوبے ہوئے جوابات سے نَوازتے ہیں۔

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰه **"مجلس مَدَنی مذاکرہ"** کے تحت شَیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتۡ بَرَکَاتُھُمُ الۡعَالِیَه کے اِن عطا کردہ دِلچسپ اور عِلْم و حکمت سے بھرپور مَدَنی پھولوں کی خُوشبو سے دُنیا بھر کے مُسلمانوں کو مہکانے کیلئے اِن مَدَنی مُذاکروں کو تحریری رِسالوں اور میموری کارڈز(Memory Cards)کی صُورت میں پیش کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔اللہ کریم مجلس مَدَنی مذاکرہ کو مزید برکتیں عطا فرمائے۔

اٰمِیۡن بِجَاہِ النَّبِیِّ الۡاَمِیۡن صَلَّی اللهُ عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

ثواب پہنچانے کے تعلق سے شیخِ طریقت،امیرِ اہلسنت دَامَتۡ بَرَکَاتُھُمُ الۡعَالِیَه کے رسالے **"قبر والوں کی 25 حکایات"** کے صفحہ 11 سے ایک بہت پیاری حکایت سنئے،چنانچہ

حضرت علّامہ علی قاری رَحۡمَةُ اللهِ عَلَیۡه نقل فرماتے ہیں:حضرت شَیخِ اکبر مُحۡیُ الدّین اِبنِ عَربی رَحۡمَةُ اللهِ عَلَیۡه ایک جگہ دعوت میں تشریف لے گئے،آپ رَحۡمَةُ اللهِ عَلَیۡه نے دیکھا کہ ایک نوجوان کھانا کھارہا ہے،جس کے بارے میں یہ مشہور تھا کہ اللہ پاک کی عطا سے اسے چُھپے ہوئے معاملات اور قبر کے حالات کی خبر ہوجاتی ہے،جنّت اور دوزخ کا حال بھی اسے معلوم ہوجاتا ہے۔کھانا کھاتے ہوئے اچانک وہ رونے لگا۔وجہ پوچھنے پر اس نے کہا:میری ماں دوزخ میں جل رہی ہے۔حضرت سیِّدُنا شَیخِ اکبر مُحۡیُ الدّین اِبنِ عَربی رَحۡمَةُ اللهِ عَلَیۡه کے پاس کلمہ طیّبہ ستّر ہزار(70،000)مرتبہ پڑھا ہوا محفوظ تھا،آپ رَحۡمَةُ اللهِ عَلَیۡه نے اُس کی ماں کو دل ہی دل میں اس کا ثواب پہنچادیا۔فوراً وہ نوجوان ہنس پڑا اور

بولا: اب اپنی ماں کو جنّت میں دیکھ رہا ہوں۔(مِرقاۃُالمَفاتِیح، ۳/۲۲۲، تحت الحدیث:۱۱۴۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! آپ نے سنا کہ اس نوجوان نے اللہ پاک کی عطا کی ہوئی طاقت سے اپنی ماں کو دوزخ میں دیکھا تو حضرت سَیِّدُنا ابنِ عَرَبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی طرف سے کلمۂ طیبہ کا ثواب پہنچانے کی بَرَکت سے اس کی والدہ کو عذاب سے نجات مل گئی۔ یادرہے! جس حدیثِ پاک میں ستّر ہزار (70،000) کلمہ طیّبہ پڑھنے کی فضیلت ارشاد ہوئی ہے وہ یہ ہے: بے شک جس شخص نے ستّر ہزار (70،000) مرتبہ کہا: **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ**، اللہ پاک اس کی مغفرت فرمائے گا اور جس کے لیے یہ کہا گیا اس کی بھی مغفرت فرمائے گا۔(مِرقاۃُالمَفاتِیح، ۳/۲۲۲، تحت الحدیث:۱۱۴۲)

لہٰذا ہمیں چاہئے کہ زندگی میں کم از کم ایک بار ستّر ہزار (70،000) کلمۂ طیبہ پڑھ لیں اور جو رشتے دار فوت ہو گئے ہوں اُن کو اس کا ثواب پہنچادیں۔ یہ تعداد ایک دن اور ایک ہی مجلس میں پڑھنا ضروری نہیں بلکہ تھوڑا تھوڑا کر کے بھی پڑھ سکتے ہیں، روزانہ کم از کم 100 مرتبہ تو آسانی سے پڑھا ہی جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سفر کرنے کی سنتیں اور آداب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! شَیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسُنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِسالے **"ابُو جہل کی موت"** صَفحہ نمبر 21 سے سَفر کرنے کی سُنّتیں اور آداب سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ ☆جب سفر کرنا ہو تو بہتر یہ ہے کہ پیر، جمعرات یا ہفتے کو کرے۔(فتاویٰ رضویہ، ۲۳/ ۴۰۰ ملخصاً) ☆نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

نے سیِّدُنا جُبَیر بن مُطْعِم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو سفر میں اپنے سب ساتھیوں سے زیادہ اچھے حال والا رہنے کیلئے روانہ ہونے سے پہلے یہ وِرد کرنے کی تلقین فرمائی: (1) سورۂ کفرون (2) سورۂ نَصر (3) سورۂ اخلاص (4) سورۂ فلق اور (5) سورۂ ناس۔ ہر سورت ایک ایک بار اور ہر ایک کی اِبتِدا میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم اور سب سے آخِر میں بھی ایک بار بِسْمِ اللّٰہ پوری پڑھ لیجئے۔ (اِس طرح سورتیں 5 ہوں گی اور بِسمِ اللّٰہ شریف 6 بار) سَیِّدُنا جُبَیر بن مُطْعِم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: میں یوں تو مالدار تھا مگر جب سفر کرتا تو (سب ساتھیوں سے) بُری حالت والا ہو جاتا، جب سے یہ سورتیں سفر سے پہلے ہمیشہ پڑھنی شروع کیں ان کی بَرَکت سے واپَسی تک اچھے حال والا اور دولت مند رہتا۔

(ابو یعلی، ۶/۲۶۵، حدیث: ۷۳۸۲)

﴿اعلان:﴾

سفر کرنے کی بقیہ سُنّتیں اور آداب تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے، لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی درمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحمت کے سَتّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[3]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

حضرت اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک

[1] ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

[2] ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

[3] ... القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[1]

﴿5﴾ قُربِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَهٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم کو تعجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعظَّم ہے: جو شخص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔[3]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُهٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا

---

[1] ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

[2] ... القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

[3] ... الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[1]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[2]

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

(خُدائے حَلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِيْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا جدول (بیرون ملک)، 18 اپریل 2019ء

(1): سنّتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): فکر مدینہ: 5 منٹ، کل دورانیہ 15 منٹ

سفر کرنے کی بقیہ سنّتیں اور آداب

☆ آئینہ، سُرمہ، کنگھا، مسواک ساتھ رکھے کہ سُنّت ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱، ۶/۱۰۵۱)

☆ راستے کی چڑھائی کی طرف یا سیڑھیوں پر چڑھتے ہوئے، بس وغیرہ جب سڑک کی اُونچی جانِب جارہی ہو تو "اَللّٰهُ اَكْبَر" اور سیڑھیوں یا نیچے کی طرف اُترتے ہوئے سُبْحٰنَ

[1] ... مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة... الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

[2] ... تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

www.dawateislami.net

اللہ کہئے ☆منزِل پر اُترتے وَقْت یہ پڑھئے:اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّمَا خَلَقَ ترجَمہ: میں اللہ کریم کے کامِل کلمات کے واسطے سے ساری مخلوق کے شَر سے پناہ مانگتا ہوں۔ اِنْ شَآءَ اللہ ہر نقصان سے بچے گا۔(الحِصنُ الحَصين، ص ٨٢)☆دورانِ سفر بھی نَماز میں ہرگز کوتاہی نہ ہو،☆راستے میں بس خراب ہو جائے تو ڈرائیور یا مالِکان بس وغیرہ کو کوسنے اور بَک بَک کر کے اپنی آخِرت داؤ پر لگانے کے بجائے صَبر سے کام لیجئے اور جنَّت کی طلب میں ذِکر و دُرُود میں مشغول ہو جائیے☆رَش کے موقع پر کسی کمزور یا مریض کو دیکھیں تو ثواب کی نِیَّت سے اُس کو بس وغیرہ میں اِصرار کر کے اپنی سِیٹ پر بٹھا دیجئے۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

☆فوت شدہ مسلمانوں کی بخشش کی دعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کے مَدَنی حلقوں میں اس بار جدول کے مطابق ”فوت شدہ مسلمانوں کی بخشش کی دعا“ یاد کروائی جائے گی۔ دعا یہ ہے:

(اَللّٰهُمَّ) رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَاۤ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۰﴾ (پ٢٨، الحشر:١٠)

ترجمۂ کنزالعرفان: اے ہمارے ربّ! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دل میں ایمان والوں کے لئے کوئی کینہ نہ رکھ، اے ہمارے ربّ! بیشک تو نہایت مہربان رحمت والا ہے۔

(فیضانِ دعا، ص ٢٦٤)

نوٹ:–لفظ ”اَللّٰهُمَّ“ آیتِ قرآنی کا حصہ نہیں ہے۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

☆اجتماعی فکرِ مدینہ کا طریقہ (72 مدنی انعامات)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (جامع صغیر للسیوطی، ص ۳٦۵، حدیث: ۵۸۹۷)

آیئے! مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کرلیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی مَدَنی انعامات کے رِسالے سے آج کی فکرِ مدینہ (یعنی اپنا محاسبہ) کروں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن مَدَنی انعامات پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی مَدَنی انعام پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلا ضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے مَدَنی انعامات پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن مَدَنی انعامات پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کرلوں گا۔

(7) مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، مَدَنی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر (یعنی فکرِ مدینہ) کروں گا۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ غور و فکر کے ساتھ مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن مَدَنی انعامات پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگائیے۔

توجہ: اپنے ہی مَدَنی انعامات کے رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے فکرِ مدینہ کیجئے۔

☆اجتماعی فکرِ مدینہ کا طریقہ (72 مَدَنی انعامات)

یومیہ 50 مَدَنی انعامات:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا کیں؟ (3) ہر نماز کے بعد آیۃُ الکرسی، تسبیحِ فاطمہ، سورۃ اخلاص پڑھی؟ (4) اذان و اقامت کا جواب دیا؟ (5) 313 بار درودِ پاک پڑھے؟ (6) مسلمانوں کو سلام کیا؟ (7) آپ اور جی سے گفتگو کی؟ (8) جائز بات کے ارادے پر اِن شَآءَ اللّٰہ کہا؟ (9) سلام اور چھینکنے والے کی حمد پر جواب دیا؟ (10) دعوتِ اسلامی کی اصطلاحات استعمال کیں؟ (11) بھوک سے کم کھاتے ہوئے پیٹ کا قفلِ مدینہ لگایا؟ (12) دو مدنی درس دیئے یا سنے؟ (13) مدرسۃ المدینہ بالغان پڑھا"یا" پڑھایا؟ (14) 12 منٹ اصلاحی کتاب اور فیضانِ سنت سے ترتیب وار 4 صفحات پڑھے یا سُنے؟ (15) فکرِ مدینہ کی؟ (16) صلوۃُ التوبہ ادا کی؟ (17) چٹائی پر سوئے، سرہانے سنت بکس رکھا؟ (18) سنّتِ قَبلیہ اور فرضوں کے بعد والے نوافل ادا کئے؟ (19) تہجد، اشراق و چاشت اور اوّابین ادا کی؟ (20) تحیۃ الوضو اور تحیۃ المسجد ادا کی؟ (21) کنزالایمان سے تین آیات مع ترجمہ و تفسیر تلاوت کی یا سنی؟ (22) دو پر انفرادی کوشش کی؟ (23) دو گھنٹے مدنی کاموں پر صرف کئے؟ (24) اپنے نگران کی اطاعت کی؟ (25) مانگ کر چیزیں استعمال تو نہیں کیں؟ (26) کسی سے بُرائی صادر ہونے کی صورت میں اصلاح کی؟ (27) پردے میں پردہ کیا؟ نیز قبلہ کی سمت رُخ کیا؟ (28) غصے کا علاج کیا؟ (29) فضول سوالات تو نہیں کئے؟ (30) نامحرم رشتے داروں / نامحرم پڑوسنوں سے شرعی پردہ کیا؟ (31) فلمیں، ڈرامے، گانے باجے سے بچے؟ (32) گھر میں مدنی ماحول بنانے کی کوشش کی؟ (33) تہمت، گالی گلوچ سے بچے؟ (34) دوسرے کی بات تو نہیں کاٹی؟ (35) صدائے مدینہ لگائی؟ (36) آنکھوں کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے نگاہیں نیچی رکھیں؟ (37) کسی اور کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟ (38) جھوٹ، غیبت، چغلی، حسد، تکبر، وعدہ خلافی سے بچے؟ (39) دن کا اکثر حصہ باوضو رہے؟ (40) مخاطب کے چہرے پر نگاہیں تو نہیں گاڑیں؟ (41) وقت پر قرض ادا کیا؟ (42) مسلمانوں کے عیوب کی پردہ پوشی کی؟ (43) یکساں تعلقات رکھے؟ (44) نماز اور دعا میں خشوع و خضوع پیدا کرنے کی کوشش کی؟ (45) عاجزی کے ایسے الفاظ تو نہیں بولے جن کی تائید دل نہ کرے؟ (46) زبان کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے اشارے سے اور 4 بار لکھ کر گفتگو کی؟ (47) ایک بیان یا مدنی مذاکرہ آڈیو، ویڈیو یا مدنی چینل 1 گھنٹہ 12 منٹ دیکھا؟ (48) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری، قہقہہ لگانے سے بچے؟ (49) ضروری گفتگو کم سے کم الفاظ میں کی؟ (50) سارا دن مدنی حلیہ اپنایا؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

❁ لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ❁ اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ❁ نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ ❁ قفلِ مدینہ عینک کا استعمال 12 منٹ

ہفتہ وار 8 مدنی انعامات

(51) ہفتہ وار اجتماع میں اول تا آخر شرکت کی؟ (52) بعدِ اجتماع 4 پر انفرادی کوشش کی؟ (53) مریض کی عیادت کی؟ (54) مدنی دورے میں شرکت کی؟ (55) جو پہلے مدنی ماحول سے وابستہ تھے مگر اب نہیں آتے ان کو دوبارہ وابستہ کرنے کی کوشش کی؟ (56) مسجد اجتماع (ہفتہ وار مدنی مذاکرہ) میں شرکت کی؟ (57) مکتوب روانہ کیا؟ (58) پیر شریف کا روزہ رکھا؟

دعائے امیرِ اَہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ

یا اللہ پاک !جو کوئی سچے دل سے مَدَنی انعامات پر عمل کرے، روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے رسالہ پُر کرے اور ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے ۔اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم